٧٨٦

این چه دُرجیست که از گنجِ سعود آوردند | این چه دُرّیست که از بحرِ شهود آوردند
وین چه بِرّیست که از لطفِ خدا بنمودند | هان چه خیریست که از دینِ ودود آوردند

الحمد لله که بعینِ عنایتِ فتوحاتِ غیبیّه + وبعونِ هدایتِ فیوضاتِ لاریبیّه
این صحیفهٔ منیفه دُرّ العرفان مسمیٰ نزدِ اصحابِ ایقان به

الستة الضروريات في المعارف الخيرية

از تالیفِ حصیف خادم العارفین * تُرابِ اقدامِ الواصلین + محمد خیر الدین
صانه الله عن شر الحاسدین + در مطبعِ کنز معدن الرمز مطبوع گردید بهرِ سالکین +

این نامه چه نامه است که چون طرهٔ خوبان | صد حلقهٔ خونیست بهر پیچ و خمِ او
وین تازه رقم از قلمِ کیست که بادا | صد جانِ گرانمایه فدائے قلمِ او

+

خدایا کن ز عرفانت منور * دل و جانِ خیوری ہم معطر

کن از دریائے عرفانِ تو یا رب * دل و جانِ مریدانش مطہر

اے طالبِ صادق و اے محبِ حاذق اس رسالۂ دُرِّ عرفان * سلالۂ لآلی و مرجان کے دیباچے مین جو یہ حدیثِ خوش عنوان مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مذکور ہے * اور ہر ایک عالم ربانی ماہرِ حِجا و دانی کی لسان خوش تبیان پر مشہور ہے * تو وہ اصلِ اصولِ جمیع معارف ہے منبعِ حصولِ معارفِ عوارف ہے کیونکہ معرفتِ ہر ایک مربی اوسے ہویدا ہے * اور وہ اپنے نفس کی معرفت سے پیدا ہے * او معرفتِ نفس حسب ارشادِ مربیان ہر ایک اہلِ نفس پر عیان ہے * اس اجمال خوش مآل کا یہ طور بیان ہے * کہ لفظِ رب حدیثِ مرقوم الصدر مین مضاف ہے * اور ضمیر ہا مضاف الیہ بلا اختلاف ہے * اور اطلاقِ لفظِ رب بحالتِ اضافت مین غیر خدا پر جائز نزد اہلِ انصاف ہے * پس لفظِ رَبَّهٗ سے ہر ایک مربی مراد ہے * اور یہ مراد عند اولی الابصار بر سداد ہے * مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانیِ طفلی سے ماہر ہوا * تو اوسپر لابد عرفانِ حقوقِ والدین ظاہر ہوا * کما قال اللہ تعالیٰ [illegible] * وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا * یعنے دعا مانگ تو مجھے اے بندۂ خاکسار * کہ رحم کر میرے ماں باپ پر اے پروردگار * جیسا کہ رحم سے پرورش کیا اونہون نے مجکو لیل و نہار * اوس حالت مین کہ تھا مین نہایت ضعیف و شیرخوار * پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفت حقوقِ والدینِ طینی آشکار ہے * او سیطور سے اپنی ناتوانیِ عدمِ علمِ دین سے معرفتِ حقوق والدینِ دینی ثابت بلا انکار ہے * پس جیسا کہ معرفتِ حقوقِ مربیِ حقیقی معرفتِ نفس سے روشن بلا انکار ہے * پس ویسا ہی معرفتِ نفس سے معرفتِ نبی و ولی متحقق عند اولی الابصار ہے * پس ہر ایک سالکِ طریقِ معرفت کو اپنی ذات کے حالات مین خوب تامل کرنا سزاوار ہے * کہ اوسے معرفتِ جمیع مربیانِ دینی و طینی ہویدا کالشمس علے نصف النہار ہے * واللہ الہادی و علیہ اعتمادی

وفي انفسكم افلا تبصرون

الحمد لله والمنه ومنه النعم والجنه که این رساله مسمی به

الضروريه

في

المعارف الحروفيه

از تصنیفات خادم مصنفین تراب اقدام الفقرا خیر الدین اتاؤ الشهید حسینی الجیبی

در مطبع معدن الرموز مسمی بالسر المحجب

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد احمد بہر محمود قدیم
وصف جنکا بالیقین خلق عظیم

اصل اونکا اصل ہین نور احد
لم یلد ہے وہ احد ہے بیعدد

نور مطلق ہے وہی نور خدا
ہے خدائے خلق وہ بے امترا

وہ اصلی ہے طفیلی کائنات
فیض اوسکے سے ہمہ بالبینات

معرفت اوس ذات یکتا کی ضرور
فرض عینی ہے بلاشبہ و فتور

بھی رضا جوئے خیر المرسلین
فرض ہر انسان پر ہے بالیقین

لیک وہ حاصل نہو ای اہل ریش
جز بعرفان نفوس و ذات خویش

کما قال من فرض اللہ علینا حجتہ + من عرف نفسہ فقد عرف ربہ + ہکذا فی المعجم الکبیر

ورواہ الجم الغفیر علیہم رضوان اللہ القدیر

ہے یہ فرمان شفیع المذنبین
نور ایزد و رحمۃ للعالمین

ذات اپنی کا جسے عرفان ہو
اوس کو عرفان خدا ہر آن ہو

جو کہ اپنی ذات سے ماہر ہوا ۔ اوسپہ سرِّ احمدی ظاہر ہوا

جو نہ ہووے عارفِ ذاتِ حبیب ۔ کور ہے وہ دو جہان میں بی نصیب

ذات اپنی سے نہ جو ماہر بشر ۔ کنزِ مخفی اوسپہ دائم مستتر

وہ نہ ماہر ہے سوائے آب و گل ۔ کب عیان ہو اوسپہ سرِّ جان و دل

مثنوی مولوی میں یہ نگار ۔ رحمتِ حق اونپہ دائم ہو نثار

مولوی گشتی و آگہ نیستی ۔ خود کجا و از کجا و کیستی

تو ہمیدانی یجوز و لا یجوز ۔ خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز

این روا آن ناروا دانی تو لیک ۔ تو روا یا ناروائے بین تو نیک

عمر در محمول و در موضوع رفت ۔ بے بصیرت عمر در مسموع رفت

ہر دلیلے بے نتیجہ بے خبر ۔ باطل آمد در نتیجہ خود نگر

جز بمصنوعی ندیدے صانعی ۔ بر قیاسِ اقترانی قانعی

ہر خیالی کہ کند در دل وطن ۔ روز محشر صورتے خواہد شدن

اے بسا عالم ز دانش بے نصیب ۔ حافظِ علم ست آنکس نے حبیب

صد ہزاران فضل دارد از علوم ۔ جانِ خود را می نداند این ظلوم

داند او خاصیتِ ہر جوہرے ۔ در بیانِ جوہرے خود چون خرے

قیمتِ ہر کالہ میدانی کہ چیست ۔ قیمتِ خود را ندانی احمقیست

قیمت اپنی ذات کی اے نیکدان ۔ خوب سُن مُرشدے باصدقِ جنان

تاکہ ہووے قیمتِ جملہ جہان ۔ روزنِ لاہوت سے تجھپہ عیان

پس ہووے جوکہ ستہ بالضرور ۔ اوسنے تو ماہر ہو باصدق و سرور

تا کہ ہووے ابتدا و انتہا — تجھ پہ ظاہر دائما بے امترا
تب تو عرفانِ خدا و مصطفا — معرفت حسنین کی با صدق و فا
بھی ابوبکر و عمر عثمان علی — سب کا عرفان تجھکو ہو از بس جلی
بھی طفیلِ پنجتن ہو بانصیب — گر ز عرفان سے خیوری ای مجیب

بیانِ ستۂ ضروریہ

سوالِ اول — اے دل تو کیا ہے — **جواب**
فیضِ نورِ احمدی ہے جانِ جان — قول مین تو ہے وہی فیضِ نہان

سوالِ دوم — اے دل تو کہان سے آیا — **جواب**
قربِ ایزد سے تو آیا پر حزین — وطنِ اصلی ہے وہی حق الیقین

سوالِ سوم — اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا — **جواب**
عہدِ تصدیقِ خدا و مصطفا — باخوشی لایا تو از قالوا بلی

سوالِ چہارم — دنیا مین تو کس لیے آیا — **جواب**
اس لیے آیا ہے تو فرحت کنان — درد دل حاصل کرے از عاشقان

سوالِ پنجم — دنیا سے تو کیا لیجائیگا — **جواب**
تحفۂ خوشنودیِ خیر الورا — لیجلے تو پیش ذاتِ کبریا

سوالِ ششم — اس جہان سے تو کہان جائیگا — **جواب**
طرفِ اصلِ خویش تو ہووے روان — نورِ احمد سے ملے تو شاد مان ٭

ای خیوری گر تجھے حبّ الوطن ٭ — مثلِ قطرہ بحر مین ہو موج زن
معرفت جو ذاتِ انسان کی ضرور — گر بیان اوس کو کرے ہو شرحِ صدور

تفصیلِ جوابِ اوّل

یعنی یہ تفصیل ہے سوال اوّل کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو کیا ہے؟

قَالَ نَبِیُّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ + اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ فِرْدَوْسِ الْاَخْبَارِ + عَلَیْہِ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْغَفَّارِ

ہے یہ فرمانِ شہِ خیر الانام — ہیں خدا کے نور سے ہوں لاکلام

نور میرے سے ہوئے ہیں مومنان — اہلِ توحید خدا اسئے دو جہان

مومنان جو اس خبر میں ہیں نگار — وہ شرافت کے لیے ہیں آشکار

کیونکہ وہ اصل عوالم بیگمان — ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان

پس یہ دل ہے فیضِ نورِ احمدی — مستفیض ہستہ ذاتِ سرمدی

اصل تیرا نورِ احمد اے فہیم — نورِ احمد اصل ہیں نورِ قدیم

جو نہ اس عرفان سے مسعود ہے — اسفل السافل وہی مردود ہے

معرفت جو نفس کی اندر خبر — فیض نورِ احمدی وہ سر بسر

فیضِ نورِ احمدی وہ جانِ جان — نفس انسان ہے وہی سرِ نہان

ہے وہی مرآتِ حق فیضِ قدیم — کنت کنزاً کا وہی دُرِ یتیم +

عالمِ صغریٰ وہ کبریٰ وہ ضرور — برزخِ عظمیٰ وہی ہے بے فتور

جو دو ہمت میں وہ کبریٰ آشکار — جسم سے صغریٰ اگرچہ دلفگار

جملہ عالم سے وہی مقصود ہے — ہے وہی ساجد وہی مسجود ہے

ہیں عوالم مثلِ یک تن بیگمان — او سمیں بیشک ہے وہی مثلِ جنان

جب عوالم کا ہوا دل یہ بصیر — تب ہوا یہ حاملِ نورِ بشیر +

نورِ احمد ہے امانت بیگمان | جس کا ہے قرآن مین اظہر بیان

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ الآیۃ

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خو | سورۂ احزاب مین ہے گفتگو
وہ امانت جسکی ہے سبکو جستجو | جستجو اوسکی مین ہے اِس آبرو
اِس زمین و آسمان پر آشکار | کر دیا ہمنے بطرزِ اختیار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان | گر یہ چاہین اوسکے ہووین حاملان
پس کیا اِنکار سب نے آشکار | حمل اوسکے سے بعجز و اضطرار
حمل اوسکے سے ہوئے یہ خائفین | بل عوالم جملہ بھی عرش برین
ہان یہ انسان جو ظلوماً بھی جہول | اوس امانت کا ہوا دل سے حمول
جو کہ دنیا مین ہین اشجارِ کلان | ہین ثمر اونکے صغارِ بیکران
جسقدر بالا شجر ہے اے پسر | اوسقدر اوسکا ثمر ہے خورد تر
جسقدر ہووے شجر خورد و حقیر | اوسقدر اوسکا ثمر لابُد کبیر
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان | خربزہ کدو جو اوسکا پھل عیان
بیر اور شہتوت بھی دیگر ثمر | کسقدر بالا ہوئے اونکے شجر
حاملِ اثمار ہین شجرِ کلان | کیونکہ بیشک ہین قوی وہ بیگمان
بیلِ کدو خربزہ ہے ناتوان | حمل کی طاقت نہ اوسمین اے جوان
پس زمین حامل ہوئی اوسکی ضرور | تاکہ سمجھین سِرّ یہ اہلِ شعور
جو کہ خلقت مین حقیر و بس ضعیف | ہے مربی اوسکا دائم وہ لطیف

ہے خلائق مین یہ خاکی ناتوان | پس مُربّی اوسکا ہے خلاقِ جان

جب اوٹھایا اِسنے اوسکو باسرور | تب اوٹھایا سب نے اِسکو بالضرور

حق تعالے نے طفیلِ مصطفا | جب کیا آدم کو پیدا باصفا

پھر تو بخشا حُلّۂ جنت کو جاہ | جسمِ آدم سے جو لا بدرِ رشکِ ماہ

تاجِ کرّمنا سے وہ زینت گزین | تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین

پھر ہوئے املاک باصد شوقِ جان | حاملانِ تختِ آدم بیگمان

لیگئے اوس تخت کو وہ حاملین | امرِ حق سے جانبِ عرشِ برین

جب ہوا زیرِ لوائے حمد وہ | تب ہوا یہ امرِ حق بے گفتگو

بہرِ آدم اُسجُدوا اے قدسیان | کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہِ شہان

تب ملائک نے کیا اوسکو سجود | مگر ابلیسِ لعین اہلِ جحود

عرش پر اوسکا ہوا جب اقتدار | پھر کیا بھی فرش پر اوسکو سوار

برزمین چون شتر استر اسپ وفیل | بحر مین چون ناؤ پر بے قال وقیل

باد و آب و خاک و آتش پر سوار | بھی کیا اوسکو خدائے نور ونار

جب ضعیف وناتوان تھے خاکیان | تب تو حامل اوسکے وہ افلاکیان

رزق اوسکا ہے یقیناً طیبات | افضلِ خلقت وہی بالبیّنات

خاکیانِ مومنان افضل مدام | جملہ املاکِ خدا سے لاکلام

عام سے ہین عام افضل بالضرور | خاص سے ہین خاص افضل بالسرور

اوس امانت کی شرافت سے مدام | حامل اوسکا افضلِ جملہ انام

مدح اوسکی مین نص ہے قرآن ہے | ناطق وصامت بسے بُرہان ہے

وہ حملنا ہم اوسیکی شان ہے ۔ سب خلائق مین وہی سلطان ہے

ہے یہی مضمون فرمانِ خدا ۔ اسطرح قرآن مین ہے بے امترا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ الآیہ

وہ امانت بر عوالم اے فحول ۔ عرض کی حق نے اگرچہ تھین حمول

حمل اوس کا فرض تھا انسان پر ۔ کیونکہ یہ قلبِ عوالم بے خطر

دل اوٹھاوے بار وہ جو بس گران ۔ تن نہو وے حامل اوس کا یک زمان

جب ہوئے عاجز زمین و آسمان ۔ عرش و کرسی و ہمہ کرّوبیان

تب اوٹھایا اوس کو اس انسان نے ۔ اہلِ ہمت تھا کیئے بنیان نے

جب اوٹھایا اوس نے وہ بارِ گران ۔ تب ہوا وہ عینِ عیان کا نشان

اسلیئے حق نے کیا دفعِ نظر ۔ ذمِّ لفظی تا نہو اوس کو خطر

آتشِ حسّاد پر اسپند وار ۔ دفع اوس کو وہ کرے لیل و نہار

پس یہ فرمایا خدائے مہربان ۔ وہ ظلوماً ہم جہولاً بیگمان

اس مذمت مین ہے مدحِ خدا ۔ کیونکہ یہ سرِّ خدا بے امترا

ذات اوسکی مین خلافت کی سرشت ۔ وہ منزّہ از ہمہ اوصافِ زشت

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی كَلِمَاتِہِ اللَّطِیفَہ + وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّی جَاعِلٌ
فِی الْأَرْضِ خَلِیفَہ ۝ الآیہ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال ۔ وہ ازل سے تا ابد اہلِ کمال

اوس خلیفے مین وہ معنی بالیقین ۔ اس سبب سے وہ ہوا افضل ترین

ایک یہ اوسمین لیاقت بے فتور
جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور

عرشیات و فرشیات کائنات
ہے خلیفہ سبکا یہ بالبینات

یہ زمین و آسمان عرشِ برین
کرسی و لوح و قلم روح الامین

ہمچنین دیگر فرشتے اہلِ نور
دوزخ و جنت ہمہ حور و قصور

جو کہ ہے اس مُلک ہم ملکوت مین
مظہرِ اَسرارِ حق ناسوت مین

اس خلیفے مین وہ جملہ ہین عیان
کیونکہ ہے یہ سرِّ اسرارِ جہان

ہے نَفَختُ فِیہِ مین روحی مقال
اوسکے حق مین از خدائے لایزال

کُنتُ کَنزًا کا وہی سرِّ نہان
جو نہان تھا وہ ہوا اوس سے عیان

سب کا مظہر ہے یہی بالبینات
ہو نہ مظہر اوس کا دیگر کائنات

جملہ خلقت مین جو اسرارِ خدا
وہ ہمہ اسمین بلا چون و چرا

اس خلیفے مین جو سرِّ کردگار
وہ نہ دیگر خلق مین ہے زینہار

ہے یہی سرِّ خلافت دوسرا
یہ کہ ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا

ظاہر و باطن مین وہ نائب ضرور
صورت و سیرت مین یکتا بے فتور

ذات اوسکی نائبِ ذاتِ خدا
ہے صفت اوسکی صفاتِ کبریا

جو صفاتِ ہفت ذاتِ کردگار
ہر صفت مین ہے وہ نائب آشکار

جو حیات و علم و قدرت ہم کلام
سمع و بصر و خواہشِ انسان تمام

انمین ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا
ہر صفت کا ہر صفت پر اقتدا

ہے جو وہ لاجہت پروردگار
لامکانیئے خدائے نور و نار

ہے جو یکتائے خلاقِ جہان
ہمچنین تنزیہِ خلاقِ جنان

انمین نائب بھی وہی سلطان ہے
لاجہت جو لامکانی شان ہے

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ
یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ الآیہ

جسم اوس کا مثلِ مشکاتِ سلیم
اوسمین ہے قندیلِ قلبِ مستقیم

زیت اوسمین ہے زہے روحِ روان
نورِ ایزد ہے وہ تابان ہر زمان

اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا
جس پہ قلبِ خلق سب شیدا ہوا

وہ نہ شرقی ہے نہ غربی اے جوان
وہ نہ عربی ہے نہ عجمی در جہان

کنزِ مخفی سے ہوا ہے وہ عیان
وہ مکان مین ہی درخشان لامکان

ہے وہ مصباحِ عوالم بر ملا +
ہے وہی مفتاحِ کنزِ کبریا

ہے ختم اوس پر خلافت کا مقام
وہ ردائے ایزدی ہے لاکلام

اوسکے حق مین ہے یہ فرمانِ خدا
اس سے ظاہر اوسکی ہی شانِ علا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا رَوَاہُ ابْنُ لَطِیْف
فی الاحادیث القدسیہ رحمہ اللہ بالالطاف الخفیہ۔

طینِ آدم کا کیا مین نے خمیر
تاکہ اوسکی ذات ہو اہلِ سریر

اپنے ہاتھون سے کیا مین وہ خمیر
تاکہ اوس تخمیر سے ہو بے نظیر

ہے صباحِ چہل تخمیرِ خدا
یک صباحِ الف سالہ برملا

دو صفت دو ہاتھ سے لابد مُراد
یک جلالی یک جمالی بابداد

اوسمین جو جاہا ملا یا کردگار +
سر نہان نطفہ پر نور و نار

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ای علی صفتہ رواہ الامام احمد رحمہ اللہ الاحد

صورتِ رحمان یہ انسان ہے | احسنِ تقویم کی بنیان ہے
شکل اسکی چون محمد آشکار | دونون صورت سے ہوا یہ برقرار
ہے یہی اہلِ فضیلت نامدار ؛ | ہے ملائک پر اسی کا اقتدار
تاج کرمنا سے ہے یہ سرفراز | کیونکہ ہے یہ فیضِ احمد اہلِ راز
ہے فرشتون کا یہی لابد ادیب | عالمِ علمِ خدا از بس لبیب
مظہرِ ہر دو صفت وہ اے امین | یک جمالی یک جلالی بالیقین
ہے فرشتہ مظہرِ وصفِ جمال | ذات اوکی مین نہین ہرگز جلال
پس نہین زنہار اومین درد و آہ | درد کے لائق یہی مردِ آگہ ؛
عشق عاشق سے نہین اوس کو خبر | عشق مین جو عاشقون پر ہے خطر
بے خبر اوس سے فرشتے ہین مدام | وہ ہمہ گذرے بشر پر صبح و شام
ہان وہ رکھتے ہین محبت کا اثر | دردِ دل کا کچھ نہو جسمین گذر
پس کیا پیدا خدائے ذی کمال | مظہرِ وصفِ جمالی و الجلال
تا کہ ہون آباد اوس سے دو جہان | دو صفت ایزد کی اوس سے ہو عیان
رتبۂ خیر الوریٰ ہوا آشکار | ہو عوالم پر اوسی کا اقتدار
ایک دولہ ہے وہی جملہ برات | کائناتِ فرشیات و عرشیات
اوسکے ہونے سے خدا پیدا ہوا | فیض اوسکے پرورا شیدا ہوا
کون و کن کے ہین جو دو عالم عیان | عالمِ دنیا و اخریٰ بیگمان
فیض انسان سے وہ دو معمور ہین | نور اوسکے سے ہمہ پر نور ہین
ظاہرِ انسان سے ہے دنیا مدام | شغل و حرفت سے مزین لاکلام

باطنِ انسان سے ہے آخرہ | زاہرہ ہم باہرہ ہم فاخرہ

فیض اوس کا ملک و ہم ملکوت مین | سیر او جبروت ہم لاہوت مین

الانسان سری و انا سرہ رواہ ابن النقیب فی الاحادیث القدسیہ

رحمہ اللہ بالالطاف الخفیہ

سرِ ایزد ہے وہی سرِ خدا | سر اوس کا ہے خدا بے اسْترا

ہے وہی شانِ خدا اوس شان مین | شان اوسکی ہے خدا ہر آن مین

لامکانی ہے وہی امکان مین | وہ مکانی ظاہری برہان مین

وصفِ ایزد سے وہی موصوف ہے | نورِ عرفان سے وہی معروف ہے

وصفِ ایزد ہے وہی فیضِ احد | وصف اوس کا ہے وہی ذاتِ صمد

ہے صفت موصوف یک ذاتِ علیم | وصفِ حادث محو ہو پیشِ قدیم

جاودان اعیان ہے پردہ کُشان | عاشق و معشوق ہے دامن کشان

چہرۂ زیبا ہے اعیان کا نقاب | دل کو دیتا ہے ہمیشہ پیچ و تاب

ہے جو انفس کا بہر بصیر | دیکھ اوسمین کون ہے اہلِ سریر

وفی انفسکم افلا تبصرون الآیہ

نورِ وحدت سے اگر دیکھے فہیم | تب تو دیکھے تختِ دل پر ہے قدیم

قد جاء فی الحدیث القدسی المومنین۔ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن

یسعنی قلب عبدی المومن

حق تعالیٰ کا یہی فرمان ہے | حاملِ ذاتِ خدا انسان ہے

اس زمین و آسمان مین بالیقین | ہو نہ گنجایش میری اے موقنین

قلبِ مومن مین سماؤن مین ضرور — کیونکہ وسعت مین وہی ہے بے فتور

اور دلِ مومن مین ہون مین آشکار — جو کہ ہے مجھپر فدا لیل و نہار

یہ زمین و آسمان عرشِ برین — ہیچ قلبِ مومنانِ صالحین

مثلِ خردل دشت مین بے امترا — کیونکہ وسعت مین وہ ہے بے انتہا

چون جناحِ پشّہ جملہ کائنات — ہیچ اوسکے عرشیات و فرشیات

دل شکستہ خستہ جو انسان ہے — اوسمین ہی گنجایشِ رحمان ہے

جو ملا چاہے خدائے باسرور — اونکی خدمت مین وہ بیٹھے باحضور

دید اونکی دیدِ ذاتِ کبریا — کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا

قلبِ مومن بیگمان قلبِ سلیم — وہ سریرِ خالقِ عرشِ عظیم

مُلکِ حادث پر وہی سلطان ہے — یہ اَنَا اَنْتَ اوسی کی شان ہے

احدیت کی ذات وہ بے التباس — فیضِ نورِ احمدی اوس کا لباس

تاج ہے میمِ محمد بیگمان ÷ — میمِ احمد کا ہے پٹکا درمیان

خاتمیت کی جو ہے انگشتری — مشتری جس کا خدائے مشتری

دستِ قدرت مین وہی ملبوس ہے — زیب مین یکتا وہی قدوس ہے

صورتِ احمد محمد کا حجاب — حق تعالیٰ نے کیا بے ارتیاب

ہر طرح سے اوسکے جو اطوار ہین — ہین وہی محبوبِ حق مختار ہین

ہے اوسی پردے مین ایزد جلوہ گر — شکلِ احمد سے احد مین کر نظر

پردۂ مرآت سے ہے آشکار — رائی و مرئی وہی یکتا نگار ÷

فیضِ نورِ احمدی مرآت ہے — رائی و مرئی احد یک ذات ہے

ہے بیان مرآت پردہ یک مثال — ورنہ ہے مرآتِ ذاتِ ذوالجلال

عاشق و معشوق مصدر سے عیان — عشق مصدر سے وہ مشتق بیگمان

ہر دو مشتق مین کرے تو گر نظر — ہے وہی مصدر بلا خوف و خطر

فعل ہے ہرگز نہین فاعل جدا — فاعل و مفعول ہے باہم سدا

فیضِ نورِ احمدی ذاتِ البشر — ہے یہی عرفان اوس کا بے خطر

حق تعالےٰ سے نہ وہ ہرگز جدا — فیض ہے ظاہر مین باطن مین خدا

مثنوئے مولوی مین ہے نگار — رحمتِ ایزد ہے اون پر نثار

حق تعالےٰ گفت آدم غیر نیست — کور چشمی و ترا این سیر نیست

دید مین جس طور عرفان ہے — ہمچنان تحریر مین تبیان ہی

اے خیوری قول یہ پرنور ہے
میم احمد سے احد مستور ہے

تفصیل جواب دوم

لعنی یہ تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہی کہ اے دل تو کہان سے آیا
قال اللہ تعالےٰ کُنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرفَ فخلقتُ الخلقَ لاُعرفَ
ھکذا فی معجم کبیر ورواہ جمٌ غفیر علیھم رضوان اللہ القدیر

ہے بفرمانِ خدائے دو جہان — کنز مخفی ذات میری تھی نہان

بس ہوا یہ اقتضائے حبِّ ذات — آشکارا مین کرون اپنی صفات

ذات کی جملہ صفت ہو جب عیان — تب تو ہووے جلوۂ حسن نہان

مجکو پہچانین کہ ہے وہ بے نظیر — ذات اوسکی جملہ اشیا پر قدیر

حسن ازلی میں وہی ہے بے مثال — وحدہٗ ہے لاشریک و ذوالجلال
خالق و رزاق وہ غفار ہے — منعم و معطی وہی ستار ہے
منتقم وہ مقتدر جبار ہے — سب پہ غالب یکتا وہ قہار ہے
سبقتِ رحمت سے وہ رحمان ہے — زاریِ مذنب پہ وہ حنان ہے
عاصیِ جانی کا وہ غمخوار ہے — دردمندوں کا وہی دلدار ہے
پس کیا پیدا خدا نے ایک ذات — ذات اپنی سے زہے عالی صفات
نور اپنے سے کیا اوس کا ظہور — وہ ظہورِ ایزدی ہے بالضرور
وہ قدیمی سے ہوا فیضِ قدیم — کنتُ کنزاً کا وہی سرِ عظیم
کنتُ کنزاً [illegible] جو نہاں — وہ عیاں اوس خلق سے ہو بیگمان
پس ہوئے جملہ عوالم آشکار — عرش و فرش و اہلِ جنت اہلِ نار
اوس قدیمی فیض سے جو مصطفا — تاکہ ہو عرفانِ حق بین الورا
جوکہ ہو وے عارفانِ مصطفا — صاحبِ لولاک محبوبِ خدا
دید میری سے وہ بس سرشار ہوں — دید احمد سے زہے مختار ہوں
پس وہ اول خلق جو مذکور ہے — نورِ ایزد سے وہ یکتا نور ہے
قربِ ایزد میں وہ تھا نورِ خدا — فیض اوسکے سے یہ ہے جملہ ورا
فیض نورِ احمدی لیل و نہار — اس وطن میں ہے مسافر دلفگار
جاوداتی ملک سے وہ بے وطن — اس وطن میں آگیا بہرِ محن
نالہ و زاری سے وہ رنجور ہے — قربِ جانان سے وہ بس مہجور ہے
شغل ہے اوسکی حکایت روز و شب — نالہ و فریاد اوس کا باادب

کب شکایت وہ کرے وِردِ زبان — ہجر سے الّا بہ پیشِ جانِ جان

وہ جدائیِ خدائی سے حزین — وہ محبت سے ہوا محنت گزین

لامکان سے وہ ہوا اہلِ مکان — کنزِ مخفی سے ہوا اہلِ عیان

قُربِ ایزد سے ہوا وہ جب جدا — تب ہوا وہ مظہرِ ذاتِ خدا

مرغِ لاہوتی وہ تھا طیران مین — دامِ ناسوتی مین آیا آن مین

عشق سے وہ سوخت پروانہ وار — شمعِ نورِ احمدی پر جان نثار

حبۂ حبِ محمد دیکھکر — دام مین فوراً پھنسا وہ بیخبر

تب ہوا وہ حاملِ نورِ خدا — اوس امانت پر ہوا دل سے فدا

اوس امانت کی حفاظت مین دوان — اس جہان مین آگیا محنت کشان

اوس لطافت پر ہوا عنصر حجاب — بادو آتش آب ہم چارم تراب

جس طرح سے شمس پر ہووے سحاب — اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب

فکرِ خویشان وغمِ روزی مدام — اکل و شرب و زیب و زینت ہم منام

شہوت و غضب و خصومت در نہان — حرصِ دنیا ہم حسد بر منعمان

ہم ہوائے نفس کینہ در جنان — طولِ املی بخل و غفلت بیکران

بست ہمت بغضِ اخوان الصفا — عدمِ تعظیمِ ذواتِ اصفیا

اینہمہ اوصافِ بہائم بالیقین — یہ حجابِ دیدِ ربّ العالمین

ہین حجابِ عنصری پر یہ حجاب — تیرگی پر تیرگی بے ارتیاب

جبکہ ان اوصاف سے ہووے نجات — وصفِ پاکیزہ سے ہو موصوفِ ذات

تب تو دیدِ رب کی وہ مرآت ہو — اوسمین پھر دیدِ خدائے ذات ہو

رائی دمری وہاں ہو یک نگار
پردہ مرآت ہے ہو دید یار

ب تو وطنِ اصل ہو تجھ پر عیان
ہو مکان مین آشکار لامکان

اس وطن کی بالیقین یہ شان ہے
حُبِّ وطنِ خویش از ایمان ہے

فیضِ نورِ احمدی کا وہ وطن
حُبّ اوسکی بحرِ دل مین موج زن

حُبّ اوسکی ہے خیوری نورِ جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جواب سوم

یعنی تفصیل ہے سوالِ سوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ کہ ای دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا؟

قال اللہ عز برہانہٗ تبارک وتعالیٰ شانہٗ فی کلامہ الاعلیٰ + وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی + الآیہ

یاد کر اوس عہد کو اے جانِ جان
جو کیا تو رب سے باصدقِ جنان

جب کیا اولادِ آدم کو عیان +
پشتِ آدم سے خدا نے اے ہمان

پشت اونکی سے خدا ظاہر کیا
جو کہ تھی اولاد اونکی اے فتا

ہمچنین اولاد اونکی سے ضرور
حق تعالیٰ نے کیا سب کا ظہور

جس طرح سے دارِ دنیا مین مدام
ایک سے ہو ایک پیدا لاکلام

ایک لحظہ مین کیا سب کو عیان
پھر کیا فی الحال سب کو غافلان

شیرخواری طفلگی کا جو زمان
صنعِ صانع سے ہوا اون پر عیان

مورچہ کے مثل تھا اونکا وجود
عونِ ایزد سے ہوئے اہلِ سجود

پھر ہوا اس خمر جو ہمہ خطاب
ہو گئے وہ اونسے فوراً کامیاب

تب ہوا فرمان رب العالمین
جملہ ذریات آدم کو چنین

کیا تمہارا مین نہین پروردگار
تب کہا قالوا بلیٰ سب نے پکار

ہان ہمارا ہے توئی پروردگار
ہے توئی یکتا مربی آشکار

ہے توئی یکتائے رب العالمین
عالمین تیرے مظاہر بالیقین

جو ہوا تیرے مربی درجہان
ہے مربی اونکا تو دائم عیان

گرنہو تیری مدد اون پر نثار
کب وہ ہون پھر مظہر پروردگار

ہے توئی یکتا مربی ہر زمان
ہے فدا تجھپر ہمیشہ جسم و جان

ہین تیری توحید کے ہم معتقد
لاشریک لک پہ ہین ہم معتمد

ذات مین یکتا توئی ہے بےعدد
امر تیرا قل ہو اللہ احد

ہے توئی لاریب اللہ الصمد
لم یلد ہے فی الازل ہم فی الابد

ہان ہوا احمد سے پیدا تو ضرور
میم احمد سے احد پر ہے مستور

کفؤ نہین کوئی تیری اے کردگار
ہان ہوا تجھ سے محمدؐ آشکار

احدیت ہے ذات تیری بیگمان
احدیت کے بطن سے احمد عیان

جب کیا عہد رب نے بالیقین
وحدہٗ ہے ذات رب العالمین

تب ہوا اس عہد پر شاہد خدا
تاکہ ہون توحید ایزد پر فدا

دار دنیا مین رہین وہ مستقیم
قلب اونکا حب احمد مین سلیم

اس جہان مین جب وہ آئے مومنین
عہد ایمان پر وہ جمدر انجین

تب ہوا مان باپ کا اونکو اثر
عہد ایمان سے ہوئے وہ بےخبر

دین اونکے پر ہوئے وہ معتقد
اونکے مذہب پر ہوئے وہ معتمد

ہے یہی فرمان ذاتِ مصطفا
جو کہ مسلم مین حدیث پر صفا

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ✣ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ ✣ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

فِي الصَّحِيْحِ ✣ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِلُطْفِهِ الصَّبِيْحِ

جو کہ ہو مولود پیدا از بشر
ہو تولد فطرتِ اسلام پر

پھر کرین ماں باپ اپنے دین پر
اونکو نصرانی یہودی اے پسر

جس کا تھا ماں باپ پر دینِ یہود
وہ یہودی ہوگیا اہلِ جہود ✣

جس کا نصرانی وہ نصرانی ہوا ✣
جس کا نیرانی وہ نیرانی ہوا ✣

عبدۃ الاصنام کی اولاد جو ✣
وہ ہوئی اہلِ صنم بے گفتگو

جو وہابی خارجی اہلِ سقر
اونکی بھی اولاد اونکے طور پر

اہلِ سنت والجماعت جو کرام
نسل انکی انکے دین پر ہے مدام

حبِ احمد پر رہین یہ برقرار
نامِ اہلبیت پر یہ جان نثار

حبِ خلفاؤ صحابہ پر مدام
جان دل سے یہ فدا ہر صبح و شام

اصفیاؤ اولیا پر یہ فدا
اہلِ حق انکا ہوا پھر رہنما

دل سے مرشد پر ہوئے وہ جان نثار
وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار

صورتِ مرشد مین وہ اہلِ فنا
اس فنا سے وہ ہوئے اہلِ بقا

مثلِ زندہ وہ چلین اس خاک پر
سیر اونکی روح کا افلاک پر

عہدِ ایمان سے وہ جملہ ماہرین
ہین اوسی میثاق سے وہ عارفین

وہ نہ ہرگز موسنان تقلید سے — وہ اوسی تصدیق ہم تجرید سے

وہ نہین ہر دم الست کی ندا — ہے جواب اونکا وہی قالوا بلیٰ

جس طرح سے تھا سوال کردگار — ہے اوسی اطوار پر اب برقرار

بھی جواب اولیا اوس طور پر — دمبدم جاری بلا خوف و خطر

مست ہین وہ از الست ابیگمان — ہے بلا اون پر بلے سے ہر زمان

گوش سے گر دور ہو پنبہ حجاب — ہوش سے مہجور ہو غفلت سحاب

ہم دنیا سے ہو فارغ یہ جنان — ہم غقبے مین رہے روح وروان

تب سنے تو وہ ندائے ذوالجلال — جانِ جانان سے جو ہے وہ بے زوال

اس خیوری کو ندائے مصطفا
از الست خوب تر ہے بقا

تفصیل جواب چہارم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال چہارم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا مین کیون آیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ المیمون ÷ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ÷ ای لیعرفون ÷ لان العبادۃ تدل علی کمال العرفان ÷ وبغیر المعرفۃ لا یوجد العمل بالارکان ÷ ھکذا فی التفسیر الکبیر ÷ وغیرہ من زبر النحاریر

ہے یہی فرمان خلاقِ جہان — بہرِ تعلیمِ دو فرقہ انس و جان

مین نہین پیدا کیا یہ انس و جان — ہان مگر بہرِ عبادت بیگمان

جب کرین میری عبادت وہ مدام — تب وہ ہون مقبول ایزد ذوالکلام

جن تابع انس خلقت مین ضرور — انس کی خاطر ہوا اوس کا ظہور

انس مین پیدا ہوئے خیر الانام ۔ باعثِ جملہ عوالم لا کلام ؏
نورِ حق وہ صاحبِ لولاک مین ۔ فیض اونکے سے ہمہ افلاک مین
جملہ خلقت عرشیات و فرشیات ۔ فیض اونکے سے ہوئی بالبینات
کنتُ کنزاً کے وہی سرِّ نہان ۔ سرّ اونکے سے ہوا ایزد عیان
محبِّ ایزد سے وہی یکتا حبیب ۔ نورِ حق بے واسطہ ہے وہ مجیب
خلقِ خلقت سے وہی مقصود ہے ۔ ذو جہت وہ عابد و معبود ہے
جب ہوا اس انس مین اونکا ظہور ۔ تب تو اصلی خلق ہے انسان ضرور
اسکے تابع خلق مین کل عالمین ۔ یہ طفیلی وہ اصلی بالیقین ؏
کیونکہ اوہین رحمۃ للعالمین ۔ پس عوالم سے یہ ہے فاضل ترین
ہے یہی قلبِ عوالم بالضرور ۔ اسکی خاطر جملہ عالم کا ظہور
پس عبادت اسکی جو منظور ہے ۔ عرش کرسی اوس سے ہی پرنور ہے
کیونکہ اوس سے دو صفت کا ہے ظہور ۔ یک جمالی یک جلالی بے فتور
ہے جمالی سے ملائک شادمان ۔ اوس جلالی سے نہ ماہر وہ جہان
جو حقوقِ اہل و اطفال و زنان ۔ اکل و شرب و پوشش جملہ کسان
صلہ رحمی با عزیزانِ کرام ۔ حقِ ہمسایہ و احباب فخام
کسب و محنت ہم تجارت روزگار ۔ درد و بیماریِ تن لیل و نہار
ہم فقرا و اراہل ہر زمان ۔ رحم و شفقت بر یتیم و بیکسان
تعبِ جوع و عطش از بہرِ خدا ۔ دادنِ صدقات ہر کس بہا
ہم بنائے مسجد و مہمان سرا ۔ چاہ و پل ہو فیض جس سے برملا

ہم مدارس حوض بہرِ خاص و عام — ہمچنین تعمیر جو نفعِ انام +
اِس عبادات جلالی سے مدام — ہے مشرف انس نزدِ خاص و عام
اوس عبادت سے ملائک دور ہین — وہ جمالی ورد سے مسرور ہین
سُن ذرا تمثیل مجھ سے اے پسر — تب تجھے ہو اوس عبادت سے خبر

اَلْمَعْرِفَةُ كَالْبَذْرِ وَالْمَحَبَّةُ كَالشَّجَرِ وَالطَّاعَةُ كَالثَّمَرِ وَالْاَثْمَارُ تَتْبَعُ الْاَشْجَارَ

ھکذا فی التحبیر وروح البیان + واللہ یھدی بہ اھل الایقان

معرفت ہر چیز کی نزدِ فہام — تخم کے مانند ہے وہ لاکلام
ہے محبت نزدِ عارف چون شجر — تخم عرفان سے ہوا جو سبز تر
ہے عبادت اوس شجر کی چون ثمر — ضُعف قوت مین ثمر طبعِ شجر
تخم عرفان جس طرح سے خوب تر — ہو درختِ حُبّ ویسا بار ور
پس جو آیت مین عبادت با سداد — ہے کمالِ معرفت اوس سے مُراد
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا + — تاکہ ہو اظہارِ قدرتِ کبریا
قدرتِ ایزد کا بس عرفان ہو — عارفِ قدرت بصد ایقان ہو
ذاتِ انسان کو کیا پیدا خدا — تاکہ اوسکی ذات پر ہووے فدا
معرفت ایزد کی ہووے آشکار — آشکارا ہو خدائے نور و نار
ہو فدا ایزد پہ یہ لیل و نہار — عشق احمد مین کرے جان کو نثار
ذاتِ احمد ہے جو شمعِ کردگار — اوس پہ ہووے سوختہ پروانہ وار
تا رضا جوئے احمد مین مدام — جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
اوسکی طاعت ہے جو طاعت کردگار — قُرب اوسکا قرب حق جو آشکار

دید اونکی ہے جو دید ایزدی — ذات اونکی ہے جو فیض سرمدی

اونکا طالب یہ رہے لیل و نہار — سینہ بریان چشم گریان زار زار

آہ و نالہ اس کا پیشہ ہو مدام — ہو انینُ المذنبین سے بامرام

پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان — آتشِ ہجران سے تفتہ استخوان

خونِ دل سے یون لکھے نزدیکِ یار — مجھپہ ہجران سے قیامت آشکار

ہجر ہی گر آپ کو منظور ہے ✥ — قلبِ اقدس اس سے ہی مسرور ہے

پھر تو بہتر وصل سے ہے یہ مقام — جانِ جانان پر فدا ہے والسّلام

تیغِ ہجران سے ہوا جب یہ قتیل — تب تو ہجران وصل کی بیشک دلیل

دردِ دل ہے وِردِ جان یہ ہر زمان — یا محمد ہے توہی مقصودِ جہان

آپکی الفت مین جو وَردِ جنان — جان فدا اوس پر ہوئی اے جانِ جان

لذتِ دردِ جنان پر ہے فدا — جملہ طاعاتِ ہمہ اہلِ سما

اہلِ دردِ رازدارانِ خدا — اہلِ دردِ ہم نشینِ کبریا

اہلِ دردِ مخزنِ انوارِ حق ✥ — اہلِ دردِ معدنِ اسرارِ حق

اہلِ دردِ مالکِ مُلکِ خدا — ہین فدا ان پر ہمہ اہلِ سما

خلق خلقت سے یہی مقصود ہین — پشتِ آدم مین یہی مسجود ہین

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کبریا — ہین مخاطب اوس سے جو اہلِ سما

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ الآیہ

یاد کر اے عالم علم نہان   جب کیا رب نے فرشتون پر بیان
مین کرون پیدا خلیفہ در زمین   مستعد ہے بہر خلافت بالیقین
ذات اوسکی مین خلافت کا اثر   وہ سرشتی ہو خلیفہ بے خطر
تب فرشتون نے کہا ای کردگار   اوس خلیفے کو نہ کر تو آشکار
اوسکی جو اولاد ہووے در زمین   کفر و خونریزی کرین وہ مفسدین
ہم کرین تیری عبادت اے خدا   ذکر تسبیح و محامد پر ثنا ؎
پس اگر ہے خواہش خلق کثیر   کر فرشتون کو تو پیدا اے قدیر
تاکرین تیری عبادت وہ مدام   عصمت ذاتی سے ہین عالیمقام
خاک و باد و آب آتش سے ضرور   تیرگی و معصیت کا ہو ظہور ؎ ؎
تیرگی سے جب ہوئی اونکی سرشت   تب تو خاصہ اونکا ہے افعال زشت
جب کہ ہے منظور عصیان کا ظہور   تب ہلاکت جنیان تھا کیا ضرور
معصیت مین مبتلا تھے جنیان   تب ہوا تیرا غضب اونپر عیان
جب بنی آدم ہوئے اہل گناہ   روز و شب ہون وہ گناہون سے تباہ
تب تو اونکی خلق کیون منظور ہے   عقل کا ہرگز نہ یہ دستور ہے
تب یہ فرمایا خدا نے کردگار ؎   عالم علم نہان و آشکار
ای فرشتو شان میری ہے علیم   علم و حکمت کے ہون مین یکتا حکیم
جانتا ہون مین اوسے جو لا کلام   تم نہین ہو جانتے اوس کو مدام
تم مین ہووے اک معلم آشکار   اہل نخوت اہل کین لعنت شعار
آتش حسد وے ہو سوخت   بے بصیرت عین حق اندوخت

خاکیون مین ہو عیان نورِ قدیم — جس کی خاکِ پا ہو عرشِ عظیم
خاکیون مین ایک ایسا وہ حبیب — جسکے خاطر تم ہوئے اہلِ لغیب
کنزِ مخفی سے ہوا اوس کا ظہور — فیض اوسکے سے ہوئے تم اہلِ نور
وہ اصلی اوس سے جملہ نور و نار — ہین طفیلی جملہ عالم آشکار
تم ہوئے طاعت سے اہلِ افتخار — ہین سیادت سے وہ اہلِ انکسار
گرچہ عصیان سے وہ ہین آلودگان — ایک تیرِ غم مین فرسودہ جنان
تم ہو وردی وہ ہین دردی آشکار — وردی و دردی مین فرقِ بیشمار
دیکھتے ہو اونکو تم اہلِ گناہ — کچھ بھی دیکھو اونکا تم نالہ و آہ
گریہ زاری اونکا پیشہ صبح و شام — ورد اونکا ہے ظلمنا لا کلام ∴
وہ نہ طاعت سے کرین کچھ افتخار — دائما خود کو وہ سمجھین بے وقار
خاک سے وہ خاکیان ہین مثلِ خاک — آب سے وہ اشکباران دردناک
باد سے وہ باد پا در جستجو — ایک لحظہ دور فوراً روبرو
نار سے وہ عشق مین ہین بالضرور — سینہ بریان پر کثافت اہلِ نور
خاک سے افلاک پر وہ ہون دوان — فرش سے وہ عرش پر لابد روان
جسم اونکا ہو مکان مین برقرار — روح اونکا لامکان مین باوقار
گر نہو مقبول طاعتِ فلکیان — اوس سے کیا ہو منفعت اونکو عیان
گر نہو وین معصیت سے خاکیان — نورِ تعذیب ہرگز اسے عیان
پھر تو کیا ہو اون کو عصیان سے ضرر — ہون وہ مقبولانِ ایزد بے خطر
پس نہ طاعت سے ہے تمکو افتخار — بھی نہ عصیان سے ہو اونکو اضطرار

پس نہ فخر و طعن کچھ درکار ہے — جس کو مین چاہون وہی مختار ہے
حُبّ اپنی دیکھتے ہو با خدا — حُبّ میری اون سے بھی دیکھو ذرا
مین ہوا محبوبِ جملہ فلکیان — لیک ہین محبوب میرے خاکیان
جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہین — پھر تو برتر تم سے وہ مرغوب ہین
عمل اپنا دیکھتے ہو با سرور — علم اونکا با عمل دیکھو ضرور
عالمِ علمِ خدا کو ہو سجود — عابدین ہون ساجدین ہرِ ودود
خاکیان ہین تخت پر مسند نشین — نوریان اوس تخت کے ہون حاملین
لشکر و خدام و غلمان و قصور — پادشاہی کے لیئے ہے بالضرور
عرش و فرش و آسمان جملہ جہان — جملہ املاکِ زمین و آسمان
سائرِ خلقت جو ہے در بحر و بر — ہے لوازم سلطنت وہ بے خطر
ہین فرشتے عسکرِ ربّ العلا — خادمانِ خالقِ ارض و سما
لیک ہر شاہ لازم اہلِ راز ہے — اہلِ رازِ بادشہ ہو سرفراز
عسکری لائق نہ رازِ پادشاہ — لائقِ رازِ شہان ہین اہلِ جاہ
جو وزیرِ خاص دستور الیمین — رازدارِ پادشہ وہ بالیقین
رازدارِ پادشہ ہے اہلِ خاک — کیونکہ اہلِ خاک بیشک دردناک
عشق و رقت سے یہی ہین ماہران — علم و حکمت سے یہی ہین خوبدان
پس کرون پیدا خلیفہ در جہان — رازدارِ این مکان و لامکان
دل شکستہ سینہ خستہ با نیاز — حاملِ ذاتِ خدا وہ اہلِ راز
ہے خدائی کا وہی اسرار دان — سِرّ اوس کا ہے خدائے دو جہان

گر نہوتا وہ خلیفہ راز دار
تب تو ہین پیدا نہ کرتا نور و نار

اے فرشتو کشت گندم کی عیان
غلہ ہے مقصود نزدِ عاقلان

جو سوا غلہ گیاہِ کشت زار
وہ نہین مقصود نزدِ ہوشیار

بہرِ حیوانات وہ مقصود ہے
بعض بہرِ نار وہ معہود ہے

پس بنی آدم سے جو ہین مومنان
ہین وہی مقصود نزدِ عارفان

جو منافق اور نیز بھی کُفّار ہین
چون گیاہ و کاہ اہلِ نار ہین

آخورِ حیوانِ دوزخ بیگمان
ہین منافق اور سارے کافران

اہلِ ایمان سے جو صادر ہے گناہ
حسبِ رتبہ دائما شام و پگاہ

حکمتِ ایزدی ہے وہ بیگمان
اوسمین ہین اسرار نزدِ عارفان

گرچہ ظاہر ہین گناہِ مومنان
ہین سراسر خیر نزدِ شرعدان

لیک نزدِ قادرِ قیوم و دو
اقتضائے خیر ہے بے گفتگو

کیونکہ افعالِ خدائے جسم و جان
ہین ہمہ وہ خیر نزدِ عارفان

عزّت و ذلّت جو ہے بہرِ انام
بادشاہی و گدائیِ عوام

طاعت و عصیانِ جملہ مردمان
خوب و زشت و جو کہ ہو انسے عیان

نصِّ قطعی سے ہمہ وہ خیر ہے
خیر کا فاعل وہی نہ غیر ہے

شر کب ہون جملہ افعالِ خدا
شر سے وہ پاک ہے بے امترا

فعل بندہ نسبتِ بندہ ہے شر
شر کا لابد ہوا ہے بُقہ

بے قید مکا خاصہ خیر و کمال
خاصۂ حادث ہوا شر و زوال

نسبتِ افعال دو ہین آشکار
اوسکے جانب خیر شر اپنے پر شمار

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کردگار
سُن خیوری سے نکر تو اضطرار

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الآية

حق تعالیٰ کا یہ فرمان اے حبیب — کر ثنا اس طور میری اے حبیب
مالکِ ملکِ زمین و آسمان — ہے تو ہی اے خالقِ ہر جسم و جان
جس کو چاہیں اوس کو بخشیں تاج و تخت — جس سے چاہیں اوس سے لیویں ملک و بخت
جس کو چاہیں تو کریں اوس کو عزیز — جس کو ذلت دیں وہی ہو بے تمیز
ضار و نافع ہے تو ہی نہ غیر ہے — ہاتھ میں تیرے ہمیشہ خیر ہے
ہے تو ہی لاریب ہر شے پر قدیر — شے سوا کب قدرتِ حق ہو اثیر
گر نہوتا ذاتِ انسان کا خمیر — یاد و وصفِ ذاتِ یزدان اے بصیر
یہ خلیفہ گر نہوتا ذو الجلال — مظہرِ جملہ محسن اہلِ جمال
گر نہوتا اس سے عصیان کا ظہور — دائماً طاعت میں ہوتا باسرور
غفلتِ بشری سے ہوتا پاک صاف — چون فرشتہ پاک ہوتا بے خلاف
تب تو بیشک مظہرِ اسمین غفور — مظہرِ غفار بھی اے ذی شعور
مظہرِ رحمان بھی اے نیک دان — مظہرِ اسمین رحیم مومنان
مظہرِ ستار ہم ذاتِ حلیم — مظہرِ اسمین صبوری اے فہیم
مظہرِ صفتِ جلالی کردگار — مظہرِ صفتِ کمالی بیشمار
مظہرِ جبار ہم قہار نیز — ہم معزو ہم مذل و اے عزیز

مظہر شافع شفیع المذنبین   مظہر دفع ذنوب المومنین
نیست و نابود ہوتا بیگمان   سبقت رحمت بھی ہوتی بے نشان
عزت شافع نہ ہوتی آشکار   عظمت نافع بھی ہوتی بے وقار
رتبہ خیر الورا روز شمار   کچھ نہ ہوتا نزد خلقت آشکار
اسلیئے ہے یہ حدیث کردگار   در یواقیت جواہر آشکار
ہے یہ طبرانی سے بھی تخبیر مین   عسقلانی سے بھی ہے تحریر مین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبْتُ بِکُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاَغْفِرُ لَهُمْ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْمُتَوَکِّلُ النَّاجِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَیْهِمْ

رِضْوَانُ اللّٰهِ مَلِكِ النَّاسِ

گر نہووے مومنوں سے ای جہان   کچھ گناہ خالق ہردو جہان
تب کرے پیدا وہ دیگر کائنات   جس سے ہولا ریب ظاہر معصیات
طالب غفران وہ ہوں پھر آشکار   تب تو بخشے اونکو وہ آمرزگار
پھر تو جنت مین وہ ہووین داخلین   کیونکہ حق داران جنت مذنبین
ہے روا اخذ زکوۃ اے کامیاب   اوس کو جو مفلس نہین اہل نصاب
لائق غفران ہین اہل گناہ   مستحق جنت کے یہ بے اشتباہ
چشم گریان سینہ بریان یہ مدام   درد دل سے ہین یہ سوزان صبح و شام
درد انکا ورد سے فائق ضرور   عشق ناری سے ہوئے یہ اہل نور

ہے انیسُ المذنبین تذلیل سے — دوستر تسبیح جبرائیل سے

آہ مذنب دوست تر نزدِ خدا — زجلِ اسرافیل سے بے امترا

نالۂ دل جب کرے ظاہر اثیم — اوس سے لرزان ہوئے بس عرشِ عظیم

آہ و زاری سے کرے جب وہ ندا — یا شفیعَ المذنبین یا مصطفٰے

ابر باران ہے تو ای عالم پناہ — من زعصیان خشک سالی چون گیاہ

یا مجیری نجّنا من ہاویہ ✤ — نارِ ہجران جہالت حاویہ

رحمۃً للعالمینی یا غفور ✤ — یا حبیبی انتَ مصباحُ الصدور

ظلمتِ عصیان سے ہون مین پر حزین — راہ بنما یا شفیعَ المذنبین

دستگیر اے دستگیرِ بیکسان — انتَ عونی انت غوثی ہر زمان

گر ہو امداد تیری ہر زمان — پھر تو ہون جملہ عوالم مردگان

تو دوائے دردِ دل ای جانِ جان — تو شفائے جملہ علتِ عاشقان

قُل خُیوری انتَ ربّی یا جمیل
انتَ حسبی انتَ لی نِعمَ الوکیل

تفصیلِ جوابِ نجم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ نجم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کیا لیجائیگا۔

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ

اس طرح فرمانِ خلّاقِ جہان — ہے یہ قرآن مین عیان ای ہوشمان

یا حبیبی شافعِ جملہ اُمم — نورِ نوری سترِ اسرارِ قدم

اس طرح غنچۂ دہان سے کر بیان — ن والقلم سے لکھ صفحۂ جنان

حبِ ایزد پر اگر ہو مستقیم — دعوئے حبِ خدا اگر ہے سلیم
تب تو میرے امر کے ہو تابعین — پیروی میری کرو تم بالیقین
پیروی میری محبت کا کمال — حبِ احمد عین حبِ ذو الجلال
پیروی میری یقین اے مومنان — ہے کمالِ حبِ ایزد کا نشان
حب میری شرط حبِ کبریا — اوسپہ یہ موقوف ہے بے امترا
جس جنان میں حب میری پائدار — اوس جنان سے حبِ ایزد آشکار
حب میری سے جو ہو خالی جنان — حبِ ایزد کا ہوا وسمیں نشان
حبِ احمد ہے یقین حبِ خدا — ہے یقین ایمان حبِ مصطفا
شرط سے مشروط بس موجود ہو — شرط کے مفقود سے مفقود ہو
پس اگر ہے دعوئے حبِ خدا — منکرون کے دل میں ہر صبح و مسا
تب تو وہ قدمین احمد پر ضرور — صدق دل سے سر رکھیں باصد سرور
پائے احمد کا جہان پر ہو نشان — سر رکھیں اوس جائے پر باشوقِ جان
پائے احمد پر نہ ہرگز پا رکھیں — سر رکھیں اوس جائے پر دل سے جھکیں
تب تو ہووے دعوئے حبِ خدا — آشکارا ہر زمان بے امترا
پس وہ ہوں محبوبِ ایزد بیگمان — معصیت سے پاک ہوں در دو جہان
حق تعالے بخش دے اونکے گناہ — وہ امانِ حق میں ہوں شام و پگاہ
کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے — سبقتِ رحمت ہے وہ ستار ہے
بھی وہ ہوں محبوبِ ذاتِ مصطفا — کیونکہ ہے محبوب اونکا مجتبا
دل سے جب وہ مصطفا پر ہیں فدا — ہیں فدا اون پر ہمہ اہلِ سما

ہین خلیل اللہ خلقت سے مدام
سرفراز و مفتخر بین الانام

خاصۂ خلت سے وہ پرنور ہین
خاصۂ محبوبیت سے دور ہین

خاصۂ محبوبیت باصد وقار ؛
ذات احمد پر کیا حق نے نثار

بھی طفیل سید خیر الانام ؛
صد ہزاران اوپہ صلوٰۃ و سلام

امت خیر اورا کو بے نصیب
خاصۂ محبوبیت سے اے لبیب

جملہ املاک و رسل ہین اوس سے دور
لیک وس سے ہے یہ امت باسرور

انبیا جس سے نہین ہین سربلند
اوس سے یہ امت ہوئی ہے ارجمند

بہر ذات سید یکتا حبیب
تابعان متبوع سے ہین بانصیب

انبیا گرچہ اصلی ہین ضرور ؛
وہ طفیلی اپنے برتر باسرور

چاکران مصطفا کو جو نصیب
انبیا اوس سے نہ فائض اے لبیب

پیروئے مصطفا ہے اے میہان
ہے رضائے مصطفا مقصود جان

ہے رضا اوسکی رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی اوس پر نثار

ہے رضا خواہ محمد خود خدا
کیونکہ احمد نور ذات کبریا

مذہب عشاق یہ بے اشتبا
متفق اسپر ہمہ اہل صفا

جو کہ ہو محبوب معشوق جہان
ہے فدا اوسپر رضائے عاشقان

عاشق و معشوق مین یہ اتحاد
ہے وہی وہ ہے یہی باصد وداد

پس رضا اوسکی رضائے خویش ہے
پیش اوسکے جو کہ دوراندیش ہے

پس رضائے شافع ہر دو جہان
ہے یہی مقصود جملہ مومنان

اس رضا سے ہے رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی ان پر نثار

پس رضائے سید خیر الانام — دار دنیا میں تو گر حاصل مرام
پس رضائے احمدی ہمراہ خویش — نزدِ حق لیجا تو باصد درد و ریش
تب تو راضی تجھ سے ہو پروردگار — ہو رضائے ایزدی تجھ پر نثار
تب تو حاصل ہو مرادِ جسم و جان — چشم سر سے دید خلاقِ جہان
دیدِ احمد سے یہ دل گلزار ہو — دیدِ جانان سے یہ پُر انوار ہو

تب خُموری کو وہاں دیدار ہو
دیدۂ صدیق سے سرشار ہو

تفصیل جواب ششم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کہاں جائیگا؟
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قال فی التفسیر الکبیر وغیرہ من زبر النحاریر ÷ ان المحققین العارفین ÷ والمدققین الواصلین ÷ قدس اللہ سرھم المبین ÷ قد اتفقوا علی ان الحقیقۃ المحمدیۃ ÷ والمادۃ الاحمدیۃ ÷ اصل کل حقیقۃ بغیر المرتبۃ ÷ ظھرت ونظرھا بالارادۃ الازلیۃ ومظرھا جمیع الکائنات العلویۃ والسفلیۃ ÷ فکل ما تفرق منہ بالحکمۃ الالٰھیۃ یعود الیہ لاظہار الحقیقۃ الکلیۃ ÷ اذ کل شیٔ یرجع الیٰ اصلہ بالقضیۃ المرضیۃ ÷ فاھل الجمال یجتمعون عند الصفۃ الجمالیۃ واھل الجلال یجتمعون عند الصفۃ الجلالیۃ ÷ واھلھما عندھما بالطریقۃ الکمالیۃ ÷ وکل صفۃ تبقی الی الغایۃ الابدیۃ ÷ فھذا البقاء عند اللہ تبارک وتعالیٰ ÷ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

قولِ ایزد لبکہ عالیشان ہے ۔ والضحیٰ سورہ مین بالبرہان ہے
یا حبیبی جائیے کون و مکان ۔ سرّ سرّ کی شافع ہر دو جہان
جو کہ ہین جملہ عوالم بیشمار ۔ عرش و فرش و جملہ اہلِ نور و نار
سب ہوئے تجھسے ہویدا بیگمان ۔ اصلِ جملہ ہے توئی مقصودِ جان
اُمِ جملہ عرشیات و فرشیات ۔ ہے توئی یکتا ئے ربُّ الکائنات
فیض تجھسے ہوا جو کچھ عیان ۔ اصل تو اور شاخ ہین وہ بیگمان
اُمّ سے اولاد ہووے گر جدا ۔ تب تو مادر غم مین ہووے مبتلا
درد و زاری آہ و نالہ ہو مدام ۔ کارِ مادر سینہ بریان صبح و شام
فرقتِ ہجران سے بے آرام ہو ۔ حرقتِ نیران سے پر آلام ہو
کب اوسے عیش و طرب کا ہو خیال ۔ کیونکہ ہجران سے وہ دائم پُر ملال
پس عطا تجکو کرون مین عنقریب ۔ تاکہ ہو ختمُ الحبیب الی الحبیب
جو ہوا تجھسے جدا اے دلربا ۔ وہ ملے تجھسے بلا چون و چرا
تلخیئے ہجرانِ جنان سے دور ہو ۔ وصلِ شیرین سے یہ جان مسرور ہو
قرۃُ العینین سے دل شاد ہو ۔ راحتِ سینہ سے دل آباد ہو
جانِ جانان سے ملے جب شادمان ۔ تب تو ہووے شادمان روح و روان
وصل کی لذت سے ہووے یہ ندا ۔ مرحبا اہلًا و سہلًا مرحبا
جب عوالم تجھسے ہووین واصلین ۔ تب تو پوچھے تجھسے ربُّ العالمین
ہل رضیتَ یا محمد مصطفا ۔ مجکو ہے منظور بس تیری رضا
جب ہوا یہ عہد تجھسے آشکار ۔ ہے رضا جو ئے محمد کردگار

ہر طرح تیری رضا منظور ہے
وہ کرون مین جسسے تو مسرور ہے

تب تو فرماوین حبیبِ کبریا
کیون نہ راضی ہو نہین تجھسی ای خدا

فیض میرا جب ملا مجھسے ضرور
پس نہ کیونکر اوسکے دل ہو باسرور

جو صفت تھی جس صفت سے آشکار
پیش اصلِ خویش ہے وہ پائدار

جو جمالی تھی جمالی سے عیان
اصل سے واصل ہوئی وہ بیگمان

جو جلالی سے جلالی آشکار
اصل اپنے پر ہوا اوسکا قرار

دو صفت سے جو مرکب ہے ضرور
وہ ہوئی دونون سے واصل باسرور

کُلُّ شَیٔ یَرجِعُ بے اِمتدا
اصل اپنے سے جو ہے قول بعفا

ہر صفت اپنی صفت سے بارضا
ہو گئی واصل بلا چون و چرا

جب ہوا باطن سے باطن متصل
پھر نہ کیون خوشنود ہووے اہلِ دل

اصل سے جب شاخ ہووے مستقیم
کیون نہووے مسرور وہ اے فہیم

اصل اپنے سے ملے جب مومنان
کیون نہووین وصل سے وہ شادمان

سورۂ واللیل مین رمز نگار ہ
ہے یہی وَلَسَوفَ یَرضٰی آشکار

جبکہ تَرضٰی اور یَرضٰی ہو عیان
تب تو ہون خوشنود سیدِ انس و جان

غرض اس ایجاد سے یہ بیگمان
ہو رضائے مصطفا لابد عیان

خلق و خالق ہون رضا جوئی حبیب
ہون اُمَم بیمار وہ یکتا طبیب

ہو وہی محمودِ جملہ حامدین
بلکہ حامد اوس کا ہو جان آفرین

خلق و خالق جملہ ہون اوسکے مرید
ہو مرادِ جملہ وہ ذاتِ فرید

خلق و خالق جملہ اوسکے ذاکرین
ہو وہی مذکورِ جملہ بالیقین

خلق وخالق جملہ اوسکے طالبین ‏ ‏ ہے وہی مطلوبِ جملہ اے امین
دید اوسکی کے ہمہون شائقان ‏ ‏ سب کے تر شائق خدائے دو جہان
جو مراتب اوسکے ہین نزدِ خدا ‏ ‏ بعض اونسے ہون عیان ہین اورا
جو سزاوار ورا وہ ہو عیان ‏ ‏ جو سزاوارِ خدا وہ ہو نہان

قال اللہ تعالی یا محمد لقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک لما خلقت الدنیا۔ رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما ھو فی شرح المواھب للقسطلانی علیھم الرضوان الصمدانی ؛

حق تعالی نے یہ فرمایا عیان ‏ ‏ یا محمد سر یہ تیری بیگمان
ہین کیا پیدا یہ دنیا بالضرور ‏ ‏ بھی جو خلقت اسمین اہلِ نار و نور
اس لیے تا مین کرون اونکو مدام ‏ ‏ عارفانِ رتبہ خیر الانام ؛
جو کہ تیرے ہین مراتب بیشمار ‏ ‏ اونسے ہون وہ ماہرِ لیل ونہار
جو کہ تیری ہے کرامت نزدِ رب ‏ ‏ اونسے ہو وین ماہر ہین وہ باادب
گر نہ تیری ذات کا ہوتا ظہور ‏ ‏ پھر تو کب ہوتا ظہورِ نار و نور
جن وانس وسائرِ اہلِ زمین ‏ ‏ جملہ افلاک وملک عرشِ برین
جو سوا انکے عوالم بیشمار ‏ ‏ کچھ نہ ہوتا اونسے ہرگز آشکار
بلکہ میرا بھی نہوتا کچھ ظہور ‏ ‏ رب نہ کہتے مجکو اہلِ نار و نور
جو کہ جملہ عرشیات و فرشیات ‏ ‏ ہے اوسی کی خاکِ پا بالبینات
ہے اصیلی ایک وہ سرِ خدا ‏ ‏ ہے خدائے خلق وہ ہین اورا
ہے طفیلی جملہ جو شاہ وگدا ‏ ‏ ہے وہی شاہِ شہان بے امترا

ابتدا و انتہا کا وہ نشان — وہ نشانِ بے نشانی بیگمان
اول آخر وہی یکتا عظیم — ظاہر و باطن وہی یکتا علیم
کُنتُ کَنزًا کا وہی سرِّ نہان — اوس نہان سے یہ ہوا جملہ عیان
اوس نہان سے گر نہوتا یہ عیان — تب عیان ہوتا نہ خلاقِ جہان
گرچہ یکتا لَم یَلِد ہے وہ صَمد — لیک احمد سے ہوا پیدا اَحَد
حق تعالےٰ سے ہوا یہ مصطفا — مصطفا سے بھی ہوا پیدا خدا
وہ خدا میرے خدا سے آشکار — اوس خدا کا یہ خدا یکتا نگار
ہان وہی یکتا اَحد ہے لاشریک — وہ منزہ ہر طرح یکتا ملیک
ہے رضا جوئی اوسی کی بیگمان — نورِ توحیدِ جنان نزدِ جہان
ہے وہی ایمانِ جملہ عارفین — عارفانِ صادقانِ واصلین
اس رضا جوئی سے جو مہجور ہے — وہ منافق حق سے بیشک دور ہے
گرچہ ایمان کا کرے وہ اِدّعا — اِدّعا سے وہ نہو اہلِ رضا
جو رضا جوئے حبیبِ مُصطفا — ہے وہی محبوبِ ذاتِ کبریا
ہے اوسی کا بس رضا جو کردگار — ہے رضائے ایزدی اوسپر نثار
راضی و مرضی وہی نزدِ خدا — ہے رضائے احمدی پر وہ فدا
وہ قبائے حق سے بس مستور ہے — وہ رضائے حق سے بس مسرور ہے
وہ لقائے حق سے بس پُر نور ہے — وہ عطائے حق سے بس مبرور ہے
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار — وے خدائے رازقِ ہر مور و مار
اوس رضا جوئی پہ ہمکو ہر زمان — اِستقامت بخش با صد شوقِ جان

اوس رضا جوئی سو دائم شادمان — ہو جنان و جانِ جملہ مومنان
اوس رضا جوئی کو جملہ مومنین — آبِ حیوان دل سے جانیں بالیقین
آبِ حیوان جس سے ہو ابد الآباد — پیشِ ایزد زندہ مومن باسداد
وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام — وہ لقائے ایزدی سے بامرام
قُربِ احمد سے وہ بس سرشار ہو — دیدِ جانان سے اوسے دیدار ہو
بحر میں وہ محو ہووے قطرہ وار — تب وہ ہو زخّارِ بحرِ بے کنار
سر سے جب سر ہووے مُتّصِل — تب تو ہووے جان و جانا ایک دل
پھر دوئی ہو دور از روے عَدَد — تب رہے باقی وہی یکتا اَحَد
میم سے مستور ہے وہ در جہان — تاج بھی اوسکے سر پر بیگمان
ہے اَلِف سے دائما وہ سرفراز — نامِ اَحمد حمدِ ایزد بے نیاز
ہے اَلِف اور میم سے اُمُّ الوجود — حمد باقی ہے وہی اہلِ سجود
حمدِ ایزد اوسپہ دائم ہے نثار — حامد و محمود وہ یکتا نگار
عاشق و معشوق وہ یکتا قدیم — اوسپہ دائم خلعتِ خُلقِ عظیم
وسعتِ خُلقی سے وہ مستور ہے — ہے اَحَد ظاہر میں مُطلق نور ہے
عرشیات و فرشیاتِ کائنات — ہے اوسی کے فیض سے بالبیّنات
اصل میں سبحان اوسکی شان ہے — اِنّما انا عبدہٗ تبیان ہے
اصل میں یکتا وہ معبودِ جہان — ہے شریعت میں وہ عابد بیگمان
ساجد و مسجود وہ یکتا کریم — عابد و معبود وہ ذاتِ عظیم
ہے مُقیّد وہ شریعت میں مسرور — عبدہٗ و رسولہٗ اہلِ سرور

یک مُطلق وہ حقیقت میں مدام | نورِ ایزد خالقِ جملہ انام

کنزِ مخفی ہے وہی نورِ مبین | احدیّت کا سِرِّ باطن بالیقین

اہلِ وحدت ہے وہی سِرِّ نہان | واحدیّت کا اوسی سے ہے نشان

ہے مُفیض وفیض نزدِ عاقلان | نورِ مُطلق خالقِ جملہ جہان

ہے شریعت چون لباسِ مردمان | ہم حقیقت مثلِ ذاتِ دلبران

پس شریعت میں جو احمد ہے عیان | ہے حقیقت میں اَحَد وہ بیگمان

قال فی روح البیان والتحبیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من النحاریر قدس اللہ سرھم المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ وتوالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصَّلوٰۃ وَالسَّلَام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام عاریۃ واضافیۃ لاحقیقیۃ فظاھرہ مخلوق وباطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاھرہ لان ظاھرہ من عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق

رتبۂ خیر الوریٰ بے انتہا | نصِّ مذکورِ جلی ہے اے فتا

خود یہ فرماتا ہے خلّاقِ جہان | یاحبیبی باعثِ کون ومکان

جو کہ تیرے دست پر ہووے مُرید | وہ یداللہ سے ہوا بیشک رشید

دست تیرا دستِ ایزد بیگمان | دست سے وہ پاک ہے نزدِ مہان

نورِ احمد جب ہوا نورِ خدا | تب دوئی کا اُٹھ گیا کُل امترا

جب دوئی سے دور ہو ذاتِ عَدَد | پھر تو باقی ہو وہی یکتا اَحَد

قیدِ اشیائی نہ ہووے آشکار — قائل و سامع وہی یکتا نگار

پس یہ ہے فرمانِ خلاقِ انام — یا حبیبی نورِ نوری لا کلام

جو کہ ظاہر مین ہو تجھ سے فیضیاب — فیض یابِ حق وہی بے ارتیاب

کیونکہ تجھ مین بشریت جو آشکار — وہ حقیقت مین اضافی مستعار

محض بہرِ نام ہے وہ پردہ پوش — اس سے ماہر عارفانِ اہلِ ہوش

کیونکہ ظاہر مین وہ محجوبِ خدا — عبدۂ مخلوق ہے بے امترا

خود خدا باطن مین ہے وہ لا کلام — بر سرِ کنزِ احدیت ربُ الانام

ذو جہت وہ ذات اہلِ سروری — خود خدا و خود کند پیغمبری

اس لیئے باطن کو اونکے اے امین — سجدۂ مخلوق جائز بالیقین

بے شبہ باطن مین وہ مسجود ہے — سب خلائق کا وہی مقصود ہے

پس وہی عابد وہی معبود ہے — بے شبہ وہ حامد و محمود ہے

ہے وہ ظاہر مین مقید لا کلام — لیک باطن مین وہ مطلق ای ہمام

روشنائے قلم داوات جو — در حقیقت ایک ہے بے گفتگو

روشنائے قلم سے جو نگار — روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار

ہے اوسی داوات سے وہ جبر تام — وحدتِ ذاتی سے کثرت کا مقام

یہ اوسی اجمال سے تفصیل ہے — صاحبِ وحدت کی یہ تجمیل ہے

بے توسط یا توسط کا مقام — موجبِ تفصیل ہے یہ لا کلام

بے توسط ہے قلم داوات مین — متحد ہے وصف اونکی ذات مین

روئے کاغذ پر توسط سے حروف — ہے قلم کا فیض وہ جملہ صنوف

جب قلم کل واسطے سے پاک ہے ۔۔۔ تب تو اوسکی شان مین لولاک ہے

جو توسط کی ہے ظلمت در اثر ۔۔۔ ہے قلم اوس سے منزہ اے پسر

ہے توسط کا جو ظلماتِ الوف ۔۔۔ اوس سے ہین مستغرقین جملہ حروف

گرچہ حرفون مین وہی جبرِ خفی ۔۔۔ جو کہ تھی داوات مین بیشک وہی

لیک از روئے مراتب بالضرور ۔۔۔ ہے تفاوت اوسمین اے اہلِ شعور

اِسلیئے ہین تین اسما بالیقین ۔۔۔ تین رتبون سے بلاشک مخبرین

احدیت وحدت سوم اے نیکدان ۔۔۔ واحدیت ہے ذکر اسمین گمان

ہین وہ از روئے مراتب ہر سہ نام ۔۔۔ ورنہ بیشک اصل مین یک چیزِ تام

ہمچنین فرمانِ ایزد ہے چگون ۔۔۔ ن والقلم سوم مایسطرون

بس حقیقت مین حبیب مصطفا ۔۔۔ نورِ مطلق خود بخود آپ ہے ابتدا

گرچہ ظاہر مین کہین اونکو رسول ۔۔۔ از روئے حفظِ مراتب اے فحول

حکم ہر رتبے کا رتبے پر نثار ۔۔۔ حکمِ خالق ہے یہی نزدِ کبار

حفظِ رتبہ کا رہر صدیق ہے ۔۔۔ جو نہ حافظ اوس کا وہ زندیق ہے

حفظِ رتبہ از روئے قرآن ہے ۔۔۔ حفظِ عقلی موجبِ خسران ہے

حفظِ رتبے سے زہے وہ شان ہے ۔۔۔ شان جسکی مین زہے فرقان ہے

کنزِ مخفی مین وہ خود رحمان ہے ۔۔۔ احدیت کا ہتر وحدت شان ہے

واحدیت کا ملک ہر آن ہے ۔۔۔ واحدیت کی وہی بنیان ہے

بائے بسم اللہ سے اوس کا ذکرِ تام ۔۔۔ سین ہمت والناس سے ہے لاکلام

بس ہوا باسین بس وہ بیگمان ۔۔۔ جملہ خلقت کے لیئے در دو جہان

کافی و وافی وہی ہر آن ہے | جلیہ اوس طاہا کا بس قرآن ہے
گر نہ کافی ہو وہ بہرِ کائنات | تب تو ہو یہ غرقِ بحرِ مُہلکات
گر نہ ہو وہ دستگیرِ کائنات | تب تو کب اوس کا بقا ہو در حیات
باعثِ ایجاد ہے وہ بالیقین | بھی بقا کا واسطہ وہ اے امین
بھی اوسی کے واسطے اِعدامِ کُل | سب ہے مُستغنی وہی ساقیٔ مُل
پس نہ کیونکر ہو وہ کافیٔ ذوات | بہرِ جملہ عرشیات و فرشیات
بود ہم نابود اوس سے اے امین | جودِ ہر موجود اوس سے بالیقین
ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات | ہے معین سب کا وہی بالبیّنات
گر نہو امداد اوسکی یک زمان | تب تو ہون زیر و زبر جملہ جہان
پس مُفیضِ جملہ ہے وہ بالیقین | کیونکہ ہے وہ رحمۃٌ للعالمین
در حقیقت ہے وہ ربّ العالمین | گرچہ ظاہر ہین وہ سیدِ مرسلین
کُنہِ ذاتِ مصطفا ربّ الورا | ہے وہ اِدراکِ بشر سے ماورا
ماعرفنا حق عرفانِ حبیب | ہے یہی عرفانِ حق نزدِ لبیب
گر نہو اس عجز کا وہ معترف | تب تو ہو وہ حق سے لابد منحرف
کب ثنا اوس ذات کی امکان ہے | بعدِ حق یکتا وہ عالی شان ہے

اِس خُجُوری کا خدا وہ بالیقین
ہے یہی عرفانِ حق اے مومنین

اونپہ صلوٰۃِ خدا صد ہا سلام | ہر زمان نازل الا یوم القیام
آل بھی اصحاب پر با احترام | جو نجومِ سیرِ کشتی لا کلام

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ ایزد کس زبان سے ہو ادا — نعمتِ عرفان اوسنے کی عطا

معرفت احمد کی با تصدیقِ جان — اوسنے کی ہمکو عطا در ہر زمان

معرفت آپنی کیا اوسنے عیان — اِس لبشہ کی معرفت پر بیگمان

صد ہزاران شکرِ حق با صد صفا — اوسنے بخشا ہمکو ذاتِ مصطفا

جو لاَئیے درودِ کردگار — فرقِ احمد پر وہ ہون دائم نثار

آل بھی اصحاب پر لیل و نہار — چون نجومِ آسمان وہ در شمار

وہ قدیمی فیض غواصِ قدم — دُرِّ عرفان ہمکو بخشے دمبدم

جُود اوسکے سے ہوا ہمکو عطا — یہ رسالہ دُرِّ عرفان بے بہا

یعنے نسخہ ضروری اوسکا نام — وہ خیُوری کے معارف کا کلام

دُرِّ عرفان زیبِ تاجِ اصفیا — مرحبا وہ دُرِّ گنجِ کبریا

یا الٰہی اوس دُرِّ عرفان سے — ہا دیئے ایمان ہم احسان سے

دُرجِ قلبِ مومنون کو بخش نور — تاکہ اِتنے ہون وہ دائم با سرور

دیدۂ احمد سے وہ بس سرشار ہون — اوس دُرِّ مختار سے مختار ہون

گنجِ مخفی سے ہویدا جب ہوا — وہ دُرِّ عرفانِ یکتا بے بہا

تب تو عالم غیب سے آئی ندا — گوشِ اہلِ معرفت مین برملا

ہین کہان وہ جوہری جوہر نما — دُرِّ عرفان خیر دین پر ہون فدا

سرِ دل بے نقدِ جانِ متصل — اِس دُرِّ عرفان پہ قربان سرِ دل

۱۳۱۵ھ

اعلانِ خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آیینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور پذیر ہو + اور گوشِ ہوشِ تجّار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبرِ صدق آثار سے خوب تا ہر مسرور ہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ مسمّی بہ السنّۃ الضروریہ فی المعارف الخیریہ مطبع معدن الامور مسمّی بالکنز واقع شہرِ کلکتہ مین نور بخشِ دیدۂ اولی الابصار ہوا + محلہ کولوٹولہ مکان نمبر ۹ سے مطبعِ مزبور کا اظہار ہوا + مالکِ مطبعِ مذکور بالا حافظ الٰہ بخش صاحب مشہور ہین۔ انا مل منشی تصدق حسین صاحب منیجرِ مطبع مرقوم سے یہ رسالہ مسطور ہے + اور یہ رسالہ موافقِ قانونِ سرکارِ نامدار دفترِ رجسٹری گورنمنٹ مین مندرج حسبِ دستور ہے پس کوئی صاحب قصدِ چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ سنّۃ ضروریہ کا ہرگز نفرماوے + والّا بجاے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرّت اٹھاوے۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلّف مسکین کے لیے محفوظ ہین + بہر طور اس مشتہر داعی الخیر کے لیے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خریدِ رسالۂ مسطورہ مطلوب منظور ہو تو شہرِ کلکتہ امر آتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالۂ مذکورہ ۵ آنہ آشکار ہے + یہ دُرِ عرفان اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے + ع

قدرِ گل بلبل بداند قدرِ گوہر جوہری + وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمسیر المشتہر مؤلفِ مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۲۶ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۵ھ